ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہی سب سے بہتر مددگار ہے القرآن

ABC CERTIFIED آڈٹ بیورو آف سرکولیشن سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ☆

★★★★★★★ 2331689-90 ☎

چیف ایڈیٹر: سردار خان نیازی

روزنامہ پاکستان اسلام آباد

THE DAILY PAKISTAN ISLAMABAD

جلد: 33 | بدھ 07 جون 2023 ء 17 ذیقعد 1444ھ 26 جیٹھ 2080 ب صفحات 10 قیمت 30 روپے | شمارہ: 40

رجسٹرڈ نمبر: 1701

Wednesday 07 June 2023

تنازعات کا غیر رسمی حل

عائشہ مسعود

وفاقی محتسب شاید سرکاری اداروں میں ایک نمایاں ادارہ ہے جو ہر سال لاکھوں شہریوں کو مفت اور فوری انصاف فراہم کر رہا ہے۔ یہاں عام طور پر سرکاری اداروں کی بدانتظامی کے خلاف شکایات موصول کی جاتی ہیں اور ساٹھ دن کے اندر ان شکایات کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ سال 2022 کے دوران ایک ایک لاکھ 64 ہزار 173 شکایات موصول ہوئیں جو وفاقی محتسب کی تاریخ کے کسی ایک سال میں سب سے زیادہ موصول ہونے والی شکایات ہیں۔ اس مثالی کارکردگی کے ساتھ ساتھ وفاقی محتسب نے آئی آر ڈی کے ذریعے فریقین کے باہمی تنازعات کو ان کی رضامندی سے حل کرنے کا جو قدم اٹھایا اسے بھی ہر ایک نے سراہا ہے۔ وفاقی محتسب کے قیام کا صدارتی حکم نمبر (ا) مجریہ 1983 کا آرٹیکل 33 نہ صرف وفاقی محتسب بلکہ اس کے اسٹاف ممبران کو بھی یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی معاملے کی شکایت وصول ہونے کے بغیر بھی غیر رسمی طور پر اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھا سکتے ہیں۔ موجودہ وفاقی محتسب اعجاز احمد قریشی نے گزشتہ برس وفاقی محتسب کا چارج سنبھالا تو انہوں نے دیگر کئی نئے اقدامات کے ساتھ ساتھ تنازعات کے غیر رسمی حل کیلئے Informal Resolution of Dispute(IRD) کے نام سے بھی ایک نیا پروگرام شروع کیا جس کے تحت فریقین کے باہمی جھگڑوں کو ان کی رضامندی سے غیر رسمی طور پر حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وفاقی محتسب نے مارچ 2022 میں یہ فیصلہ کیا کہ آرٹیکل 33 کے تحت حاصل اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے عام پاکستانیوں کو ریلیف فراہم کیا جائے۔ یہ قدم صدر پاکستان کی اس ہدایت پر اٹھایا گیا کہ وفاقی محتسب کے دائرہ کار کو ملک کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں تک پھیلایا جائے چنانچہ وفاقی محتسب کے اعلیٰ افسران پر مشتمل ایک کمیٹی نے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد پہلے مرحلے کے طور پر آئی آر ڈی کا ایک پائلٹ پراجیکٹ وفاقی محتسب کے ہیڈ آفس واقع اسلام آباد اور کراچی، لاہور، کوئٹہ، پشاور، ملتان، بہاولپور، ایبٹ آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان میں قائم علاقائی دفاتر سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ آئی آر ڈی پروگرام کے تحت وفاقی محتسب کے تفتیشی افسران کے میرٹ پر کئے گئے فیصلوں پر فریقین نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اپریل 2022 سے مئی 2023 تک اس پروگرام کے تحت 1819 متنازع معاملات حل کئے جا چکے ہیں جب کہ 62 کیسوں پر کارروائی جاری ہے۔ ان میں ایسے تنازعات بھی شامل ہیں جو کئی برسوں سے عدالتوں میں چل رہے تھے۔ فریقین نے آئی آر ڈی کے تحت ان کے حل کے لئے رضاکارانہ طور پر عدالتوں سے اپنے کیس واپس لے لئے اور آئی آر ڈی پروگرام کے ذریعے چند دنوں یا ہفتوں میں ان کا فیصلہ ہو گیا جسے شفافیت کے باعث دونوں پارٹیوں نے قبول کیا۔ اب آئی آر ڈی کے اس پروگرام کا دائرہ کار آہستہ آہستہ وسیع کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کا دائرہ کار جوں جوں پھیلتا جائے گا اس سے عدالتوں روزنامہ پاکستان "07 جون" 2023ء کے کی۔ یہاں دو تین کیسوں کا حوالہ دینا بے جا نہ ہو گا مثلاً کچھ عرصہ قبل الصفا ہائٹس F-11 اسلام آباد کے مکینوں نے آئی آر ڈی پروگرام کے تحت وفاقی محتسب کو شکایت کی تھی کہ ہائٹس میں ڈیڑھ سو کے قریب گھرانے رہائش پذیر ہیں جو ماہانہ ساڑھے سات ہزار روپے سروسز چارجز کی مد میں انتظامیہ کو ادا کرتے ہیں لیکن انتظامیہ کی طرف سے صفائی، پانی اور لفٹ وغیرہ کی بنیادی سہولیات مفقود ہیں۔ وفاقی محتسب کے رجسٹرار کے سامنے کیس کی سماعت کے دوران الصفا ہائٹس کی انتظامیہ یہ سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کرنے کے بعد فوری طور پر متحرک ہو گئی اور چند یوم میں یہ سہولیات فراہم کر دی گئیں چنانچہ شکایت کنندگان نے وفاقی محتسب کو اپنے شکریہ کے خط میں بتایا کہ ہائٹس میں ایک نئی لفٹ لگا دی گئی ہے، ایک لفٹ کو از سر نو چالو کر دیا گیا ہے۔ پانی کی فراہمی اور صفائی کا انتظام بھی کافی بہتر ہو گیا ہے اور ٹوٹے ہوئے پائپوں کی جگہ نئے پائپ لگا دیئے گئے ہیں۔ ایک اور کیس میں وفاقی محتسب کی مداخلت سے ریڈیو پاکستان کی سابق کنٹرولر کو صرف تین روز کے اندر پنشن مل گئی۔ واضح رہے کہ شکایت گزار نے گزشتہ سال عید الاضحیٰ سے صرف چھ دن قبل وفاقی محتسب سے رجوع کیا تھا، جس پر فوری کارروائی کرتے ہوئے پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (پی بی سی) کے ڈائریکٹر جنرل سے رپورٹ طلب کی گئی۔ پی بی سی نے بھی وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے خط پر فوری کارروائی کرتے ہوئے تین روز کے اندر شکایت گزار کو اس کی پنشن اور دیگر واجبات ادا کر دیئے جس پر شکایت کنندہ نے وفاقی محتسب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ اس فیصلے سے پی بی سی کے چار ہزار سے زیادہ پنشنرز کو فائدہ ہوا ہے، جس سے ان کی عید کی خوشیاں دو چند ہو گئی ہیں۔

وفاقی محتسب میں ایک اور شکایت پر گولڈن جوبلی انشورنس کمپنی نے شکایت کنندہ کو 30 لاکھ روپے کی رقم واپس کی۔ تفصیلات کے مطابق ایک خاتون شکایت گزار نے وفاقی محتسب میں درخواست دی کہ وہ 02 سال قبل حبیب بینک لمیٹڈ کی F-6 اسلام آباد برانچ میں 30 لاکھ روپے انوسٹ کرنے گئی تو اسے بینک کی ایک ملازمہ نے سبز باغ دکھا کر کہا کہ میں بینک کی انشورنس کمپنی میں آپ کی بہتر انوسٹمنٹ کروا دیتی ہوں۔ اگلے برس بینک سے رابطہ کیا اور اپنی رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا تو بتایا گیا کہ رولز کے مطابق آپ کی رقم سے 85 فیصد کٹوتی ہو جائے گی۔ شکایت کنندہ نے وفاقی محتسب سے رجوع کیا۔ وفاقی محتسب نے یہ کیس آئی آر ڈی پروگرام کے تحت اپنے ادارے کے رجسٹرار کو بھیج دیا جنہوں نے HBL، ایف آئی اے، سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان اور اسٹیٹ بینک کے ساتھ کئی سماعتیں کیں اور پرائیویٹ انشورنس کمپنیوں کی ریگولیٹری اتھارٹی ہونے کی بنیاد پر سیکورٹی ایکسچینج کمیشن پر زور دیا کہ وہ گولڈن جوبلی سے شکایت کنندہ کی رقم واپس کرائے۔ وفاقی محتسب میں اس کیس کی مسلسل پیروی کے باعث بالآخر شکایت کنندہ کو اس کی ڈوبی ہوئی 30 لاکھ روپے کی خطیر رقم واپس مل گئی، جس پر اس نے وفاقی محتسب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ہر طرف سے مایوس ہو کر وفاقی محتسب سے رابطہ کیا تھا جہاں میرا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا اور مجھے میرے تیس لاکھ روپے واپس مل گئے ہیں۔

وفاقی محتسب کے علاقائی دفتر کوئٹہ میں لاتعداد درخواست گزاروں نے شکایت کی کہ ان کی زمینوں پر این ایچ اے نے سوراب سے ہوشاب تک ہائی وے بنائی لیکن ان کو کئی سال گزرنے کے باوجود معاوضہ نہیں دیا گیا۔ وفاقی محتسب کوئٹہ کے افسران نے معاملے کی چھان بین کر کے این ایچ اے کے افسران کو دفتر طلب کر کے تصفیہ کروا دیا جس کے بعد این ایچ اے نے ساڑھے پانچ کروڑ روپے کی ادائیگی کر دی ہے جب کہ باقی رقم بھی جولائی کے وسط تک ادا کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی۔ درخواست گزار جب وفاقی محتسب کا شکریہ ادا کر رہے تھے تو خوشی سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے برملا کہا کہ پاکستان میں کوئی ایسا ادارہ بھی ہے جہاں ایک پیسہ خرچ کئے بغیر عام آدمی کو فوری انصاف مل جاتا ہے۔

☆☆☆☆

DAILY AGHAZ-E-SAFAR MULTAN

روزنامہ آغازِ سفر ملتان

چیف ایگزیکٹو محمد ذوالفقار — ایڈیٹر امتیاز ذوالفقار

جلد نمبر 9 — بدھ 17 ذیقعدہ 1444ھ، 7 جون 2023ء، 24 جیٹھ — صفحات 8 قیمت 25 روپے — شمارہ نمبر 306

انصاف کی فراہمی کیلئے وفاقی محتسب کا ایک اور اہم قدم

وفاقی محتسب شاید سرکاری اداروں میں ایک نمایاں ادارہ ہے جو ہر سال لاکھوں شہریوں کو مفت اور فوری انصاف فراہم کر رہا ہے۔ یہاں عام طور پر سرکاری اداروں کی بدانتظامی کے خلاف شکایات موصول کی جاتی ہیں اور ساٹھ دن کے اندر ان شکایات کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ سال 2022 کے دوران ایسی ایک لاکھ 64 ہزار 173 شکایات موصول ہوئیں جو وفاقی محتسب کی تاریخ کے کسی ایک سال میں سب سے زیادہ موصول ہونے والی شکایات ہیں۔ اس مثالی کارکردگی کے ساتھ ساتھ وفاقی محتسب نے آئی آر ڈی کے ذریعے فریقین کے باہمی تنازعات کو ان کی رضامندی سے حل کرنے کا جو قدم اٹھایا اسے بھی ہر ایک نے سراہا ہے۔ وفاقی محتسب کے قیام کا صدارتی حکم نمبر(ا) مجریہ 1983 کا آرٹیکل 33 نہ صرف وفاقی محتسب بلکہ اس کے اسٹاف ممبران کو بھی یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی معاملے کی شکایت وصول ہونے کے بغیر بھی غیر رسمی طور پر اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھا سکتے ہیں۔ موجودہ وفاقی محتسب اعجاز احمد قریشی نے گزشتہ برس وفاقی محتسب کا چارج سنبھالا تو انہوں نے دیگر کئی نئے اقدامات کے ساتھ ساتھ تنازعات کے غیر رسمی حل کیلئے Informal (IRD)Resolution of Dispute کے نام سے بھی ایک نیا پروگرام شروع کیا جس کے تحت فریقین کے باہمی جھگڑوں کو ان کی رضامندی سے غیر رسمی طور پر حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

وفاقی محتسب نے مارچ 2022 میں یہ فیصلہ کیا کہ آرٹیکل 33 کے تحت حاصل اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے عام پاکستانیوں کو ریلیف فراہم کیا جائے۔ یہ قدم صدر پاکستان کی اس ہدایت پر اٹھایا گیا کہ وفاقی محتسب کے دائرہ کار کو ملک کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں تک پھیلایا جائے چنانچہ وفاقی محتسب کے اعلی افسران پر مشتمل ایک کمیٹی نے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد پہلے مرحلے کے طور پر آئی آر ڈی کا ایک پائلٹ پراجیکٹ وفاقی محتسب کے ہیڈ آفس واقع اسلام آباد اور کراچی، لاہور، کوئٹہ، پشاور، ملتان، بہاولپور، ایبٹ آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان میں قائم علاقائی دفاتر سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ آئی آر ڈی پروگرام کے تحت وفاقی محتسب کے تفتیشی افسران کے میرٹ پر کئے گئے فیصلوں پر فریقین نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اپریل 2022 سے مئی 2023 تک اس پروگرام کے تحت 1819 متنازع معاملات حل کئے جا چکے ہیں جب کہ 62 کیسوں پر کارروائی جاری ہے۔ ان میں ایسے تنازعات بھی شامل ہیں جو کئی برسوں سے عدالتوں میں چل رہے تھے۔ فریقین نے آئی آر ڈی کے تحت ان کے حل کے لئے رضاکارانہ طور پر عدالتوں سے اپنے کیس واپس لے لئے اور آئی آر ڈی پروگرام کے ذریعے چند دنوں یا ہفتوں میں ان کا فیصلہ ہو گیا جسے شفافیت کے باعث دونوں پارٹیوں نے قبول کیا۔ اب آئی آر ڈی کے اس پروگرام کا دائرہ کار آہستہ آہستہ وسیع کیا جا رہا ہے، اس پروگرام کا دائرہ کار جوں جوں پھیلتا جائے گا اس سے عدا

مضمون خاص

تحریر: محمود جاوید بھٹی
ریجنل ہیڈ وفاقی محتسب ملتان

لتوں پر مقدمات کے بوجھ میں بھی کمی آئے گی۔ یہاں دو تین کیسوں کا حوالہ دینا بے جا نہ ہوگا مثلاً کچھ عرصہ قبل الصفا ہائٹس F-11 اسلام آباد کے مکینوں نے آئی آر ڈی پروگرام کے تحت وفاقی محتسب کو شکایت کی تھی کہ ہائٹس میں ڈیڑھ سو کے قریب گھرانے رہائش پذیر ہیں جو ماہانہ ساڑھے سات ہزار روپے سروسز چارجز کی مد میں انتظامیہ کو ادا کرتے ہیں لیکن انتظامیہ کی طرف سے صفائی، پانی اور لفٹ وغیرہ کی بنیادی سہولیات مفقود ہیں۔ وفاقی محتسب کے رجسٹرار کے سامنے کیس کی سماعت کے دوران الصفا ہائٹس کی انتظامیہ یہ سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کرنے کے بعد فوری طور پر متحرک ہو گئی اور چند یوم میں یہ سہولیات فراہم کر دی گئیں چنانچہ شکایت کنندگان نے وفاقی محتسب کو اپنے شکریہ کے خط میں بتایا کہ ہائٹس میں ایک نئی لفٹ لگا دی گئی ہے، ایک لفٹ کو ازسرِنو چالو کر دیا گیا ہے۔ پانی کی فراہمی اور صفائی کا انتظام بھی کافی بہتر ہو گیا ہے اور ٹوٹے ہوئے پائپوں کی جگہ نئے پائپ لگا دیئے گئے ہیں۔ ایک اور کیس میں وفاقی محتسب کی مداخلت سے ریڈیو پاکستان کی سابق کنٹرولر کو صرف تین روز کے اندر پنشن مل گئی۔ واضح رہے کہ شکایت گزار نے گزشتہ سال عیدالاضحی سے صرف چھ دن قبل وفاقی محتسب سے رجوع کیا تھا، جس پر فوری کارروائی کرتے ہوئے پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن (پی بی سی) کے ڈائریکٹر جنرل سے رپورٹ طلب کی گئی۔ پی بی سی نے بھی وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے خط پر فوری کارروائی کرتے ہوئے تین روز کے اندر شکایت گزار کو اس کی پنشن اور دیگر واجبات ادا کر دیئے جس پر شکایت کنندہ نے وفاقی محتسب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ اس فیصلے سے پی بی سی کے چار ہزار سے زیادہ پنشنرز کو فائدہ ہوا ہے، جس سے ان کی عید کی خوشیاں دوچند ہو گئی ہیں۔

وفاقی محتسب میں ایک اور شکایت پر گولڈن جوبلی انشورنس کمپنی نے شکایت کنندہ کو 30 لاکھ روپے کی رقم واپس کی۔ تفصیلات کے مطابق ایک خاتون شکایت گزار نے وفاقی محتسب میں درخواست دی کہ وہ 02 سال قبل حبیب بینک لمیٹڈ کی F-6 اسلام آباد برانچ میں 30 لاکھ روپے انوسٹ کرنے گئی تو اسے بینک کی ایک ملازمہ نے سبز باغ دکھا کر کہا کہ میں بینک کی انشورنس کمپنی میں آپ کی بہتر انوسٹمنٹ کروا دیتی ہوں۔ اگلے برس بینک سے رابطہ کیا اور اپنی رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا تو بتایا گیا کہ رولز کے مطابق آپ کی رقم سے 85 فیصد کٹوتی ہو جائے گی۔ شکایت کنندہ نے وفاقی محتسب سے رجوع کیا۔ وفاقی محتسب نے یہ کیس آئی آر ڈی پروگرام کے تحت اپنے ادارے کے رجسٹرار کو بھیج دیا جنہوں نے HBL، ایف آئی اے، سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان اور اسٹیٹ بینک کے ساتھ کئی سماعتیں کیں اور پرائیویٹ انشورنس کمپنیوں کی ریگولیٹری اتھارٹی ہونے کی بنیاد پر سیکورٹی ایکسچینج کمیشن پر زور دیا کہ وہ گولڈن جوبلی سے شکایت کنندہ کی رقم واپس کرائے۔ وفاقی محتسب میں اس کیس کی مسلسل پیروی کے باعث بالآخر شکایت کنندہ کو اس کی ڈوبی ہوئی 30 لاکھ روپے کی خطیر رقم واپس مل گئی، جس پر اس نے وفاقی محتسب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ہر طرف سے مایوس ہو کر وفاقی محتسب سے رابطہ کیا تھا جہاں میرا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا اور مجھے میرے تیس لاکھ روپے واپس مل گئے ہیں۔

وفاقی محتسب کے علاقائی دفتر کوئٹہ میں لاتعداد درخواست گزاروں نے شکایت کی کہ ان کی زمینوں پر این ایچ اے نے سوراب سے ہوشاب تک ہائی وے بنائی لیکن ان کو کئی سال گزرنے کے باوجود معاوضہ نہیں دیا گیا۔ وفاقی محتسب کوئٹہ کے افسران نے معاملے کی چھان بین کر کے این ایچ اے کے افسران کو دفتر طلب کر کے تصفیہ کروا دیا جس کے بعد این ایچ اے نے ساڑھے پانچ کروڑ روپے کی ادائیگی کر دی ہے جب کہ باقی رقم بھی جولائی کے وسط تک ادا کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی۔ درخواست گزار جب وفاقی محتسب کا شکریہ ادا کر رہے تھے تو خوشی سے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے برملا کہا کہ پاکستان میں کوئی ایسا ادارہ بھی ہے جہاں ایک پیسہ خرچ کئے بغیر عام آدمی کو فوری انصاف مل جاتا ہے۔